خاوند خرچہ نہ دے اور دور رہے تو کیا طلاق طلب کی جا سکتی ہے ؟

زوجها لا يعطيها إلا النفقة ويعيش بعيداً عنها فهل تطلب الطلاق ؟

[أردو - اردو - urdu]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

خاوند خرچہ نہ دے اور دور رہے تو کیا طلاق طلب کی جا سکتی ہے ؟

مجھے دو بار طلاق ہو چکی ہے: پہلی بار اس لیے طلاق ہوئی کہ میں نے خاوند سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ میرے اور بچوں کے لیے مہینہ میں ایك دن مقرر کر دے جس میں وہ ہمارے ساتھ بیٹھے اور وہاں اپنے گھر والوں کی یاد نہ کرے.

دوسری بار طلاق اس لیے ہوئی کہ خاوند دوسری عورت سے محبت کرتا تھا اور میرے ساتھ بچوں کے سامنے توہین آمیز رویہ اختیار کرتا، اور اسے مجھ پر فوقیت دیتا اور میرے اور میرے بچوں کے احساس کا خیال تك نہ کرتا تھا، اور وہ اس سے شادی کیے بغیر میرے سامنے ٹیلی فون پر محبت کی باتیں کرتا رہتا.

اب وہ سفر پر گیا ہوا ہے اور مجھے میرے بچوں کے ساتھ اکیلا چھوڑ گیا ہے، میرا اس سے تعلق صرف یہی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ذریعہ کچھ خرچ بھیج دیتا ہے.

مجھے یہ بتائیں کہ اگر مجھے طلاق ہو جائے تو اللہ مجھے اللہ اس کا نعم البدل دیگا، اور مجھے اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور میں جو ظلم دیکھ رہی ہوں مجھے اس کے عوض میں بہتر بدلہ دےگا یا کہ یہ اللہ کی قضاء و قدر پر عدم رضا ہو گی ؟

اور کیا مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میرا ایسا خاوند ہو جس کے ساتھ محبت و پیار اور سکون سے رہوں، یا کہ میں اور میرے بچے صرف ماہانہ اخراجات پر ذلت کی زندگی پر راضی رہیں جو ہر ماہ خاوند کے گھر والوں کے ذریعہ بھیج دیتا ہے جس سے میری اور بھی زیادہ تذلیل ہوتی ہے ؟

اور کیا میں صبر و شکر کرنے والی شمار ہوتی ہوں یا کہ کمزور کیونکہ میں طلاق کے خوف کی بنا پر گیارہ برس سے اس زندگی پر راضی ہوں ؟

الحمد للہ:

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی نے مرد کے لیے ایك سے زائد بیویاں کرنا مباح کیا ہے، لیکن اسے ظلم و ست مکرنے سے منع کیا ہے اس لیے اگر کوئی شخص ایك سے زائد بیویاں کرنا چاہتا ہے تو وہ پہلی بیوی کو اچھے طریقہ سے رکھے یا پھر اسے اچھے طریقہ سے چھوڑ دے، اور اسے اپنے نکاح میں اس طرح مت رکھے کہ اس کے پاس جائے ہی نہ اور اسے لٹکائے رکھے، اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کرے.

اور مرد کے لیے یہ بھی حلال نہیں کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت و پرورش میں کوتاہی سے کام لے، ایك سے زائد بیویاں کرنا اس لیے مشروع نہیں کیا گیا کہ گھروں کو تباہ کیا جائے بلکہ اس لیے مشروع کیا گیا ہے کہ گھروں کی بنایا جائے اور خاندان میں کثرت پیدا کی جائے.

اگر شریعت کے مطابق خاوند نے دوسری شادی کر رکھی ہو تو پہلی بیوی کو لٹکا کر رکھنا اور اس کے پاس نہ جانا اور اس کے حقوق میں کوتاہی کرنا حرام ہے.

لیکن اگر اس نے اپنی بیوی کو کسی غیر شرعی سبب مثلا کسی عورت سے حرام و ناجائز تعلقات، اور فاسد قسم کی شب بیداری کی بنا پر چھوڑ رکھا ہو اور اس کے حقوق کی ادائیگی نہ کرتا ہو تو پھر حکم کیا ہو گا؟.

دوم:

اگر بیوی اپنے خاوند کے برے اخلاق پر صبر نہیں کر سکتی تو اس کے لیے طلاق طلب کرنا جائز ہے، اور یہ اللہ کی تقدیر پر عدم رضا شمار نہیں ہوگی، بلکہ بعض اوقات تو کبیرہ گناہ کے مرتکب خاوند کے ساتھ رہنا حرام ہو جاتا ہے، جب اولاد کی جانب سے امن کا خدشہ جاتا رہے کہ اولاد بھی

اس کے غلط کاموں سے متاثر ہو کر برے کاموں کا ارتکاب کرنے لگے گی.

اور اس لیے کہ طلاق مشروع ہے، بلکہ بعض اوقات تو طلاق طلب کرنا واجب ہو جاتی ہے، اس لیے یہ خیال کرنا کہ یہ چیز تقدیر پر ایمان کے مخالف ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے طلاق بھی اور شادی بھی دونوں مشروع کی ہیں.

اور بیوی کے حقوق میں شامل ہے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ اچھے طریقہ سے زندگی بسر کرے، اور وہ ایسے خاوند کے ساتھ رہے جو اس کے سکون اور لباس کا باعث بنے، اور ان دونوں کے مابین الفت و محبت اور پیار ہو.

اسی وجہ سے شادی مشروع کی گئی ہے، اگر اس میں سے کوئی بھی چیز مفقود ہو جو ہم بیان کر چکے ہیں تو یہ شادی کی مشروعیت کی حکمت کے خلاف ہے.

اسی لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنے لیے کسی دین والی عورت کو بطور بیوی اختیار کرے، اور عورت کے اولیاء اور ذمہ داران پر بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی بیٹی وغیرہ کے لیے دین و اخلاق کے مالك شخص کا بطور خاوند انتخاب کریں.

کیونکہ جب مسلمان شخص کا گھر اللہ کی شریعت پر قائم ہو اور اس کی بنیاد دین پر رکھی جائے تو پھر اس میں ظلم و ستم اور زیادتی نہیں دیکھی جائیگی.

اور اگر عورت کسی شرعی سبب کی بنا پر اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہے تو اس کے لیے طلاق یا خلع طلب کرنا جائز ہے اور اگر خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہے اور اسے طلاق دے دے تو وہ اسے پورے حقوق ادا کریگا، یا تو وہ اسے اچھے طریقہ سے رکھے، اور یا پھر اسے اچھے طریقہ سے چھوڑ دے.

اور جب طلاق ہو جائے تو اللہ تعالی اس كے ليے نيك و صالح خاوند بھی عطا كر سكتا ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

{ اور اگر وہ جدا ہو جائيں تو اللہ تعالى ہر ايك كو اپنی وسعت سے غنى كر ديگا }.

سوم:

كچھ عورتيں ايسى ہوتيں ہيں جو اس اميد سے اپنے خاوند پر صبر و تحمل سے كام ليتى ہيں كہ اللہ تعالى اس كى حالت كى اصلاح فرما ديگا، يا پھر اس وجہ سے كہ وہ اپنى اولاد سے تعلق قائم ركھے، اور ان كى تربيت و پرورش اور خرچ كا ذمہ دار بنا رہے.

ليكن اگر زيادہ عرصہ گزر جائے اور خاوند كى اصلاح نہ ہو يا پھر وہ اپنى بيوى اور بچوں كى اور بھى زيادہ تذليل كرنے لگے اور ان سے برا سلوك كرنے لگے، اور بيوى كے پاس اپنے اور بچوں كے ليے اخراجات ہوں تو پھر خاوند كے نكاح ميں رہنے كى كوئى وجہ نہيں، بلكہ اسے چاہيے كہ وہ اس سے چھٹكارا حاصل كر لے، يہى اس كى زندگى كے ليے بہتر ہے تا كہ وہ عزت كے ساتھ زندگى بسر كر سكے، اور اپنى اولاد كى شريعت كے مطابق اللہ اور اس كے رسول كى اطاعت ميں پرورش و تربيت كر سكے.

آپ كو اپنے آپ كا محاسبہ كرنا چاہيے، اور آپ اللہ سبحانہ و تعالى كے سامنے توبہ و استغفار كريں، ہو سكتا ہے آپ سے كوئى معصيت و نافرمانى ہوئى ہو يا اللہ كے حق ميں كوئى غلطى و كوتاہى ہو گئى ہو، يا پھر خاوند كے حق ميں يا كسى اور كے حق ميں كوتاہى كر بيٹھى ہوں اور آپ كو اس كا علم بھى نہ ہو.

ہو سكتا ہے جو كچھ ہو رہا ہے وہ گناہوں كى سزا ہو جو آپ نے كيے ہيں اور آپ كو ان كا علم نہيں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور تمہیں جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے، اور وہ اللہ عزوجل بہت سی معاف کر دیتا ہے }.

آپ اپنی حالت میں اچھی طرح غور و فکر کریں اور اس امکان کو بھی دیکھیں کہ ہو سکتا ہے اس کے بعد آپ کو کوئی اچھا خاوند مل جائے، یا پھر آپ خاوند کے بغیر ہی زندگی بسر کریں.

اس سلسلہ میں آپ اپنے قریبی اور میل جول رکھنے والوں سے مشورہ کریں، اور آپ اس کی بات کو تسلیم کریں جو آپ کے لیے سب سے زیادہ نصیحت کرنے والا ہے.

اگر وہ سب طلاق پر ہی متفق ہوں اور آپ کی حالت وہی ہے جو آپ نے سوال میں بیان کی ہے تو پھر آپ اللہ سے استخارہ کریں، اگر تو طلاق پر دل مطمئن ہو جائے تو طلاق حاصل کر کے اللہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو اپنی وسعت سے غنی کر دے، اور آپ کے حال کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے غم و پریشانی کو دور کرے، اور اگر آپ دونوں کے لیے بہتر ہے تو پھر آپ دونوں میں صلح کرا دے.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب